مولانا حکیم محمود احمد ظفر
آخری قسط

# خاندانِ عثمانی کی بنو ہاشم سے رشتہ داریاں

**رشتۂ چہارم:**

خانوادۂ عثمانی اور خانوادۂ علوی میں چوتھا رشتہ جس کو تاریخ کے رپورٹر بیان کرتے ہیں، یہ ہے کہ:

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ صاحبزادی کی اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی پوتی کا نکاح سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پوتے زید بن عمرو بن عثمان سے ہوا۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا نام سکینہ بنت الحسین بن علی رضی اللہ عنہما تھا۔ سیدہ سکینہ کا نکاح پہلے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نواسے سیدنا مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ان کی شہادت کے بعد سیدہ سکینہ عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ کے نکاح میں آئیں۔ اس کے بعد ان کی تیسری شادی زید بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

چنانچہ ابن سعد نے لکھا ہے:

**سکینة بنت الحسین بن علیؓ ابن ابی طالب...... و امّھا الرّباب بنت امرئ القیس بن عدی...... تزوّجھا مصعب بن الزبیر بن العوّام ابتکرھا فولدت له فاطمة ثم قتل عنھا فخلف علیھا عبداللّٰه بن عثمان بن عبداللّٰه...... فولدت له عثمان الذی یقال له قرین و حکیماً و ربیحة فھلک عنھا فخلف عنھا زید بن عمرو بن عثمان بن عفان......**

سیدہ سکینہ بنت حسین بن علی رضی اللہ عنہما بن ابی طالب جن کی والدہ کا نام رباب بنت امرئ القیس تھا۔ ان کی شادی مصعب بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما سے ہوئی ان سے ان کے ہاں ایک لڑکی فاطمہ پیدا ہوئی۔ پھر وہ شہید ہوگئے۔ اس کے بعد سیدہ سکینہ بنت الحسین، عبداللّٰہ بن عثمان بن عبداللّٰہ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ ان سے عثمان جن کو قرین کہا جاتا تھا، اور حکیم اور ربیحہ پیدا ہوئے۔ اس کے بعد ان کی تیسری شادی زید بن عمرو بن عثمان بن عفان سے ہوئی۔

(طبقات ابن سعد، جلد: ۸، ص: ۴۷۵، تذکرہ سکینہ بنت الحسینؓ)

ابوعبداللہ مصعب بن عبداللہ زبیری نے بھی اس رشتہ کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

**و زید بن عمرو بن عثمانؓ بن عفان ھذا ھو الذی کانت عندہ سکینة بنت الحسینؓ فھلک عنھا فورثه.**

زید بن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یہ وہی ہیں جن کے حبالۂ عقد میں سیدہ سکینہ بنت الحسین رضی اللہ عنہما

تھیں۔سیدنا زید کا انتقال ہوا، اور وہ ان کی وارث ہوئیں۔(کتاب نسب قریش، جلد:۴، ص:۱۰۲۔کتاب المعارف، ص:۱۸۷)

اس رشتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے سیدنا عثمان رضی اللہ کے خاندان سے بہت اچھے تعلقات تھے۔تبھی تو انہوں نے اپنی بیٹی سیدہ سکینہ جن کے ساتھ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو بہت پیار تھا، کا نکاح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پوتے سیدنا زید بن عمرو کے ساتھ کیا۔ پھر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی صرف ایک بیٹی سیدہ سکینہ ہی کا نکاح سیدنا عثمان کے پوتے سے نہیں کیا بلکہ اپنی دوسری بیٹی فاطمہ بھی سیدنا عثمان کے پوتے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ کے حبالۂ عقد میں دی۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔(جمہرۃ انساب العرب، جلد:۱، ص:۸۶)

**رشتۂ پنجم:**

پانچواں رشتہ ان دونوں خاندانوں میں یہ ہے کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی پوتی سیدہ اُمّ القاسم کی شادی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پوتے مروان بن ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان سے ہوئی۔گویا کہ نہ صرف سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی بلکہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی بھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خاندان سے رشتہ داری تھی۔ چنانچہ لکھا ہے:

**و کانت امّ القاسم بنت الحسن بن الحسن عند مروان بن ابان بن عثمان بن عفان فولدت لہ محمد بن مروان ثم خلف علیھا حسین بن عبداللّٰہ بن عبید اللّٰہ بن العباس بن عبد المطلب فتوفیت عندہ ولیس لھا منہ ولد.**

ام القاسم بنت الحسن بن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما، مروان بن ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے حبالۂ عقد میں تھیں اور ان سے ایک بچہ محمد بن مروان پیدا ہوا۔ پھر اُمّ القاسم کا نکاح حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے ہوا، وہیں ان کا انتقال ہوا، اور ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

(نسب قریش، جلد:۲، ص:۵۳۔کتاب المحبّر ص:۴۳۸۔جمہرۃ انساب العرب، جلد:۱، ص:۸۵)

**رشتۂ ششم:**

خانوادۂ عثمان سے خاندانِ علوی خاندانِ علوی کا ایک رشتہ یہ بھی تھا کہ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی پوتی سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیدنا ابان کی شادی ہوئی۔جس سے پتہ چلتا ہے کہ خاندانِ بنو ہاشم سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے نہایت اچھے تعلقات تھے۔

چنانچہ ابن قتیبہ الدینوری نے لکھا ہے:

**و کانت عندہ امّ کلثوم بنت عبداللّٰہ بن جعفر......**

سیدنا ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے حبالۂ عقد میں سیدہ اُمّ کلثوم بنت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ تھیں۔

(المعارف لابن قتیبہ، ص:۸۶)

سیدہ اُمّ کلثوم پہلے کس کے نکاح میں تھیں، ابن قتیبہ ہی نے لکھا ہے:

**فـامّا ام کلثوم فکانت عند القاسم بن محمد بن جعفر بن ابی طالب...... ثم تزوجها ابان بن عثمانؓ بن عفان......**

سیدہ اُمّ کلثوم پہلے قاسم بن محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں پھر ان سے ابان بن عثمان بن عفان نے شادی کی۔ (المعارف، ص:۹۰)

**رشتۂ ہفتم:**

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی سیدہ عائشہ تھیں۔ اس سیدہ عائشہ سے پہلے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا نکاح ہوا۔ اُن کے انتقال کے بعد پھر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ سے شادی کی۔ چنانچہ لکھا ہے:

**ثم انه کان الحسین تزوّج لعائشة بنت عثمان.**

پھر سیدنا حسن رضی اللہ کے بعد سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے عائشہ بنت عثمان رضی اللہ عنہ سے شادی کی۔
(مناقب آلِ ابی طالب، جلد:۴، ص:۳۹۔۴۰، قم ایران)

**رشتۂ ہشتم:**

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ کا نکاح سیدنا حسن مثنّٰی سے ہوا۔ ان کے بعد ان ہی سیدہ فاطمہ کا نکاح بنی اُمیہ میں عبداللہ بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان سے ہوا۔ جس سے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے دو عثمانی نواسے محمد الاصغر اور قاسم اور ایک نواسی رقیہ پیدا ہوئے۔ (جمہرۃ انساب، ص:۷۶۔ کتاب نسب قریش، ص:۹۵)

**رشتۂ نہم:**

ایک رشتہ ان دونوں خاندانوں میں یہ ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک پڑپوتی سیدہ عائشہ بنت عمر بن عاصم بن عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے اسحاق بن عبداللہ الارقط بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ جن سے ایک لڑکا یحیٰی بن اسحاق پیدا ہوا۔ (جمہرۃ انساب العرب، ص:۴۷۔ کتاب نسب قریش، ص:۶۵)

ان رشتوں سے ان دونوں خاندانوں کے بہتر اور اچھے تعلقات کا پتہ چلتا ہے۔ اور اس بات کی بھی غمازی ہوتی ہے کہ ان دونوں خاندانوں میں کوئی خصومت نہ تھی۔ اور یہ دونوں آپس میں متحد و متفق تھے اور ان کی خصومت کی داستانیں بالکل فرضی اور من گھڑت ہیں۔ اگر ان دونوں خاندانوں کی کوئی دشمنی یا رنجش یا خصومت ہوتی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے محاصرہ کے دوران ان کی حفاظت پر متعین کیوں فرماتے؟

(ملاحظہ ہو: البدایۃ والنہایۃ، جلد:۷، ص:۱۸۱، مصر۔ جلد:۸، ص:۳۶، ۳۷۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط، ص:۵۱، عراق)

اور ان حضرات سے اپنے بزرگوں اور تعلق داروں کے جنازے کیوں پڑھواتے؟ چنانچہ خاندانِ بنو ہاشم کے بزرگ اور

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے چچا محترم سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو ان کی نماز جنازہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(ملاحظہ ہو: طبقات ابن سعد، جلد:۵،ص:۸۶۔ تذکرہ محمد بن الحنفیہ۔ الاصابہ، جلد:۲،ص:۲۸۱۔ اسد الغابہ، جلد:۳،ص:۱۳۵)

یہ تو جملہ معترضہ کے طور پر تھا۔ عرض یہ کر رہا تھا کہ خاندانِ بنو ہاشم کے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے خانوادوں کے ساتھ انتہائی قریبی تعلقات تھے۔ ابھی اوپر بتایا گیا ہے کہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما دونوں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ اور گزشتہ صفحات میں بتایا گیا ہے کہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے داماد تھے۔ اور سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حفصہ بنت عبدالرحمٰن، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

(ملاحظہ ہو: طبقات ابن سعد، جلد:۸،ص:۴۶۸، تذکرہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما)

یہی حفصہ بنت عبدالرحمٰن، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے نکاح میں بھی رہیں۔ گویا سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ دونوں سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے داماد تھے۔ خانوادۂ ابوبکر اور خانوادۂ عثمان کے خانوادۂ بنو ہاشم سے رشتہ داری کے جو تعلقات اور وہ بھی قریبی تعلقات قائم تھے۔ ان کو دیکھ کر ایک غیر جانب دار شخص بھی یہ کہنے پر مجبور ہے کہ ان میں کوئی خصومت و دشمنی نہ تھی بلکہ محبت ومودت کے بے پایاں مراسم اور تعلقات قائم تھے۔ یہ سارے تعلقات اگر بالفرض ان میں نہ بھی ہوتے پھر بھی یہ کم تھا کہ خلفا اربعہ میں سے پہلے دو حضرات جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے سُسر تھے۔ یعنی سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما اور دوسرے دو حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ یعنی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دامادی کے اس رشتہ کے بارہ میں ہی سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ان کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

**و نلتَ من صهره ما لم ينالا.**

اور آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا وہ شرف حاصل ہے جو ان دونوں (سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما) کو حاصل نہیں ہوا۔ (نہج البلاغۃ، جلد:۱،ص:۳۰۳۔ البدایۃ والنہایۃ، جلد:۷،ص:۱۶۸)

اسی قلبی محبت ومودت ہی کا نتیجہ تھا کہ سیدنا علی، سیدنا حسن، سیدنا حسین رضی اللہ عنہم اور اہلِ بیت نبوت کے دوسرے حضرات نے اپنی اولاد کے نام بھی انہی حضرات کے ناموں پر رکھے ہوئے تھے۔ تا کہ ان سے قلبی محبت کی ہر وقت یاد دہانی اور دوسروں کے سامنے اس کا اظہار ہو سکے جس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔

(ملاحظہ ہو: التنبیہ والاشراف، ص:۲۸۵۔ تاریخ یعقوبی، جلد:۲،ص:۲۱۳۔ تحت ذکرِ اولادِ علی رضی اللہ عنہ وخلافت علی بن ابی طالب وغیرہم)

☆......☆......☆